86109- توہین رسالت میں ہمارا موقف

سوال

یورپین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی وہ ہم سب سے سنی، چنانچہ اس سلسلہ میں ہمارا موقف کیا ہونا چاہیے ؟

اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کس طرح کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان بے وقوفوں
اور مجرموں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے، وہ ہمارے لیے
بلکہ ہر دینی غیرت رکھنے والے غیور مسلمان کے لیے تکلیف دہ ہے، نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اس ایسی شخصیت ہیں جو اس دنیا پر قدم رکھنے والوں میں سب سے افضل و
بہتر ہیں، اور وہ سب پہلے اور بعد والوں کے سردار ہیں، اللہ تعالی کی ان پر رحمتیں
اور سلامتی ہو.

اس جیسی بے شرمی، اور بے حیائی اور
قبیح فعل کا ان سے سرزد ہونا کوئی اچھنبے والی اور بعد کی بات نہیں، یہ اس کے اہل
ہیں اور اس کے حقدار ہیں.

پھر یہ برا اور شنیع فعل باوجود اس
کے کہ اس سے ہمارے دل اور سینے پھٹ رہے ہیں، اور ہمارے دل غیض و غضب سے بھر رہے ہیں
اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جانیں قربان کر دیں
مگر ہمیں ان کے اس قبیح اور شنیع فعل سے خوش ہیں کیونکہ یہ ان کی ہلاکت اور ان کی
حکومت کے زوال کے قرب کی نشانی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{یقیناً ہم ان کی سزا کے لیے کافی ہیں
جو آپ کے ساتھ مسخرپن کرتے ہیں}** الحجر (95).

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی توہین اوران کا مذاق اڑانے والے مجرموں کو سزا دینے کے لیے اللہ تعالی کافی ہے ،
اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

**.{بلاشبہ آپ کا دشمن اور آپ سے غضب
رکھنے والا شخص ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے}.** الکوثر(3).

یعنی وہ حقیر وذلیل اور ہر خیر و
بھلائی سے محروم ہے.

اور سیرت وتاریخ میں یہ واقعہ موجود
ہے کہ جب مسلمان کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرتے، اوران پر فتح مشکل اور دشوار
ہوتی، اور پھر وہ ان کفار اور قلع والوں کو سنتے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو برا کہتے اوران کی توہین کرتے ہیں، تو وہ مسلمان فتح قریب ہونے کی علامت و
بشارت سمجھتے، اور پھر کچھ وقت ہی گزرتا کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی توہین کا انتقام لیتے ہوئے اپنی جانب سے مسلمانوں کو فتح وکامرانی
نصیب فرما دیتا.

دیکھیں : الصارم المسلول (116–117
).

تاریخ اس پر شاہد ہے کہ جس نے بھی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور گستاخی کا مرتکب ہوا اس کو ذلیل و
رسوا کرکے ہلاک کر دیا گیا.

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ
سید البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کا انتقام لینا چاہتے ہیں ؟!

یہ لوگ اس کا انتقام لیتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی توحید اور وحدانیت کی دعوت دی، اور یہ
لوگ اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان نہیں رکھتے.

وہ اس کا انتقام لیتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی تعظیم کی، اوران افترا پردازوں کے

اقوال سے اللہ تعالی کو پاک کیا، کیونکہ یہ کفار اللہ تعالی کی طرف بیوی اور اولاد
منسوب کرتے ہیں، اللہ تعالی اس سے پاک ہے.

یہ لوگ اس بات کا انتقام لیتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ اور اعلی اخلاقیات کی دعوت و تعلیم دی،
اور برے اخلاق کو اختیار نہیں کیا، اور فضیلت و شرف کی دعوت دی، اور ہر اس دروازے
کو بند کیا جو غلط اور فحاشی کی طرف جاتا ہے، اور یہ لوگ اخلاقی بگاڑ اور فحاشی
چاہتے ہیں.

یہ لوگ فحاشی اور غلط کاموں میں غرق
ہونا چاہتے ہیں، اور جو انہوں نے چاہا وہی کر دکھایا!

یہ لوگ اس کا انتقام لے رہے ہیں کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں!! حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں میں سے اپنی رسالت و وحی کے لیے چنا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کی نشانیاں اتنی زیادہ ہیں کہ شمار ہی نہیں کی جا سکتیں.

کیا ان لوگوں نے چاند دو ٹکڑے ہونے
کا واقعہ نہیں سنا؟

کیا ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگلیوں سے کئی بار پانی کے چشمے جاری ہونے کے متعلق کچھ نہیں سنا؟

کیا انہوں نے اس کی سب سے بڑی نشانی
کے متعلق نہیں سنا کہ یہ قرآن کریم جو رب العالمین کی کلام ہے، جسے اللہ سبحانہ و
تعالی نے کئی صدیاں بیت جانے کے باوجود اسے تحریف سے محفوظ رکھا ہے، لیکن ان کے
انبیاء پر نازل کردہ کتابیں تحریف کا شکار ہو چکی ہیں اور ان لوگوں نے خود اس میں
تحریف و تبدل کر رکھا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

**.{ان لوگوں کے لیے ویل وہلاکت ہے جو
اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی جانب سے قرار دیتے ہیں، اوراس طرح
دنیا کماتے ہیں، ان ہاتھوں کی لکھائی کوان کی کمائی ویل وہلاکت اورافسوس ہے
}.البقرۃ(79).**

بلکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے صدق وسچائی کی سب سے بڑی دلیل کئی صدیاں بیت جانے کے باوجوددین اسلام کا
ظاہر ومنصور رہنا ہے، اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں بھی یہ
دین ہمیشہ بلندی وظہوراوردشمنوں پرغالب رہا، اوراللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت
اس سے انکاری ہے کہ اس پراوراس کے دین کے بارہ میں جھوٹ بولنے والااتنی مدت اس
زمین میں غالب وظاہر رہے.

بلکہ ان کی کتابوں میں یہ بات موجود
ہے جوان کے علماء نے چھپاکررکھی اوراس میں تحریف کردی کہ کذاب (جھوٹا نبی)
کے لیے تیس برس سے زائد باقی رہنا ممکن ہی نہیں پھراس کا معاملہ ختم ہوجائیگا.

جیسا کہ ان کے ایک بادشاہ کے بارہ
میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس اس کے ہی دین کو ماننے والا (نصرانی) ایک شخص
لایا گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا تھا، اورانہیں جھوٹا قرار
دیتا تھا، تواس بادشاہ نے اپنے دین کے علماء کوجمع کیا اوران سے دریافت کیا :

جھوٹا اورکذاب کتنی مدت تک باقی
رہتا ہے ؟

توانہوں نے جواب دیا : اتنی اتنی مدت
تیس برس کی مدت تک، توبادشاہ کہنے لگا : اوریہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو
پانچ یا چھ سو برس سے بھی زائد تک باقی ہے، (یعنی اس بادشاہ کے وقت تک) اوریہ
دین ظاہر ہے اوراس کے پیروکاراس کی پیروی کررہے ہیں، توپھر یہ جھوٹا اورکذاب
کیسے ہوسکتا ہے ؟ پھراس بادشاہ نے اس شخص کی گردن اتاردی.

شرح العقیدۃ الاصفھانیۃ تالیف شیخ
الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ ان کے
اکثر دانش منداور بادشاہ اور علماء تک اس دین اسلام کی صاف اور شفاف دعوت پہنچی تو
وہ اس دین کے صحیح ہونے کا اقرار کیے بغیر رہ ہی نہ سکے، اور انہوں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی، اور بہت ساروں نے تو اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا.

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اس کا اقرار
کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے روم کے بادشاہ ہرقل کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا تو ہرقل نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی نبوت صحیح ہونے کا اقرار کیا، اور اس نے اسلام قبول کرنے کا
ارادہ ظاہر کیا اور خواہش کی کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور نوکر بن جائے لیکن اس نے اپنی جان اور اہل ملت کے
ڈر سے اسلام قبول نہ کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گیا.

معاصرین عیسائیوں اور یہودیوں میں سے
بھی آج تک بہت سارے افراد اس کا اعلان بھی کر رہے ہیں :

1- مائیکل ہارٹ اپنی کتاب "سو
ہمیشہ رہنے والے" کے صفحہ 13 پر لکھتا ہے، اس میں اس نے سب سے پہلے نمبر پر ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا ہے :

میں نے اس فہرست میں سب سے پہلے نمبر
پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے چنا ہے کہ...... کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہی انسانی تاریخ وہ واحد شخص ہیں جو دینی اور دنیاوی طور پر مکمل کامیاب رہے.

2- اور انگریز برنارڈ شو جسے برطانوی
حکومت نے جلا کر ہلاک کر دیا تھا وہ اپنی کتاب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" میں
لکھتا ہے :

"پوری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے مرد کی سوچ کی محتاج ہے، قرون وسطی کے دینی افراد نے جہالت یا تعصب کی بنا پر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلط تصور پیش کیا ہے، اور وہ اسے عیسائیت کا

دشمن تصور کرتے رہے ہیں، لیکن میں نے تو اسے ایسا شخص پایا ہے جو بڑا صابر اور بہت عجیب ہے، جس سے میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ یہ شخص عیسائیت کا دشمن نہیں تھا.

بلکہ اسے بشریت کا نجات دہندہ کہنا
ضروری ہے، اور میری رائے تو یہ ہے کہ اگر وہ آج دنیا کا حکمران بن جاتا تو ہماری ساری مشکلات حل کر دیتا، جس سے امن وامان اور سعادت حاصل ہوتی جسے بشریت ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی ہے.

3- اور آئن پینزٹ کہتا ہے:

"جو شخص عرب کے عظیم نبی (صلی اللہ
علیہ وسلم) کی سیرت کا مطالعہ کرتا ہے، اور اسے اس نبی کی طرز زندگی اور معیشت کا علم ہو اور یہ جانتا ہو کہ اس نے لوگوں کو کیسے تعلیم دی تو ایسے شخص کے لیے مستحیل ہے کہ وہ اس جلیل القدر نبی کی عظمت اور اسے عظیم رسولوں میں سے ایک عظیم رسول محسوس نہ کرے"

4- شبرک نمساوي کہتا ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شخص
کی طرف منسوب ہونے پر بشریت کو فخر ہے، ان پڑھ ہونے کے باوجود وہ شخص چودہ صدیاں قبل ایسی شریعت لاسکا جب ہم یورپی لوگ اس کی بلندی تک پہنچ سکیں تو ہمارے لیے بہت ہی سعادت مندی ہے"

5- کینڈین متشرق ڈاکٹر زویمر لکھتا
ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑا
اور قدر والا مصلح اور فصیح و بلیغ، اور بڑا بہادر و شجاع اور کمانڈو اور عظیم مفکر تھا، ان صفات کے منافی کوئی بھی بات اس کی جانب منسوب کرنی جائز نہیں.

اور اس کا یہ قرآن مجید جسے وہ لایا
اور تاریخ دونوں اس کے دعوی کے صحیح ہونے کے شاہد ہیں"

6-انگریز فلسفی ٹامس کارلیل جو نوبل
انعام یافتہ ہے اپنی کتاب "ہیروز" میں لکھتا ہے :

"اس زمانے میں کسی بھی بات چیت کرنے
والے شخص کے لیے یہ بہت بڑی عار بن چکی ہے کہ کہا جائے : دین اسلام جھوٹا دین ہے ،
اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دھوکہ باز اور جعل ساز تھا"

ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اپنی ساری
زندگی ابتدائی رسوخ اور صدق عزم اور بہت نیک و سخی و کریم ، اور رحم دل متقی فاضل
آزاد ، مرد بہت کدو کاوش کرنے والا اور مخلص شخص تھا ، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت
نرم خو اور آسان پہلو کا مالک ، بشریت کو اکٹھا کرنے والا بہت اچھی زندگی بسر کرنے
والا ، الفت و محبت کا منبع تھا ، بلکہ بعض اوقات تو وہ ہنسی و مزاح اور کھیل کود بھی
کرتا تھا .

وہ بہت عدل و انصاف والا ، سچی نیت کا
مالک اور بہت ذہین اور فہم و فراست کا مالک ، ذکی ، اور سریع الخاطر تھا ، گویا کہ اس
کے سامنے چراغ روشن ہے ساری رات روشن ہے ، نور سے پر ہے ، وہ عظیم الفطرت مرد تھا ، نہ
تو اس نے کسی مدرسہ اور سکول پڑھا ، اور نہ ہی کسی استاد و معلم نے اسے سکھائی
کیونکہ وہ اس سے غنی تھا"

7-جرمن ادیب جوٹا کہتا ہے :

"ہم سب یورپین لوگوں اپنی فہم و
فراست کے باوجود بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکے جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ چکا
تھا ، اور ان سے آگے کوئی بڑھ بھی نہیں سکتا ، میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا اور کسی
اعلی انسان کی مثال تلاش کی تو وہ مجھے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آئی ،
اور اسی طرح حق کا ظاہر اور بلند ہونا ضروری و واجب ہے ، جس طرح محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کامیاب ہوئے جنھوں نے ساری دنیا کو کلمہ توحید پر جمع اور اپنے مطیع کر لیا"

اگر تو یہ ایسے ہی تھا تو پھر ساری
دنیا کے لیے اور اس کے بغیر ان کے لیے کوئی چھٹکارا بھی نہیں واجب اور ضروری ہے
کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و عظمت ساری مخلوق سے زیادہ کریں ، اور اس
کی عزت و احترام ہر کسی کی عزت و تکریم سے زیادہ ہونی چاہیے ، اور ساری دنیا کے لیے

ضروری ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائیں اور یہ کہ وہ اللہ تعالی کے انبیاء کرام میں آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں.

اور ہم اسے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے
ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں، کیونکہ ان لوگوں کے ہاتھوں جو جرم سرزد ہوا ہے وہ اسلام قبول کرنے سے ہی مٹ سکتا ہے، لیکن اگر یہ لوگ تکبر اور دشمنی کرتے ہوئے اپنے کیے پر اصرار کرتے اور توہین رسالت پر مصر رہتے ہیں تو پھر انہیں آگ کے عذاب کی نوید سن لینی چاہیے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں جلتے رہینگے :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{یقین جانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ
شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا}۔المآئدۃ (72).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس
طرح ہے :

.{اور جو کوئی بھی دین اسلام کے
علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کریگا، اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا}۔آل عمران (85).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں سے کوئی بھی یہودی اور عیسائی میرا سنے اور میری رسالت اور دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (153).

دوم :

اللہ سبحانہ و تعالی حکیم قدیر ہے،
وہ ایسی چیز مقدر نہیں کرتا جو صرف خالصتا شر ہو، بلکہ اس میں مومن بندوں کے لیے

کوئی نہ کوئی ضرور خیر و بھلائی ہوتی ہے، چاہے لوگوں کے لیے وہ جتنی بھی بری ظاہر ہوتی ہو، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا :

"مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے اس کا سارا معاملہ ہی خیر و بھلائی پر مشتمل ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں، اگر اسے اچھائی اور بہتری حاصل ہوتی ہے تو وہ اس پر شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے خیر و بھلائی ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور اچھائی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

دیکھیے حادثہ افک یعنی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان والا واقعہ معروف ہے جس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{تم اسے اپنے لیے برا اور شر نہ سمجھو، بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے، ہاں ان میں سے ہر ایک شخص کو اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے، اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے عذاب بھی بہت بڑا ہے} النور (11).

اس گناہ اور جرم کے نتیجہ میں مرتب ہونے والی مصلحتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں :

1- ان مجرموں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف حسد و بغض اور کینے کا اظہار، اگرچہ انہوں نے بہت سارے حالات میں یہ ظاہر بھی کیا تھا کہ وہ صلح کر چکے ہیں اور معاہد میں شامل ہیں :

فرمان باری تعالی ہے :

{ان کی عداوت و دشمنی تو ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے، اور جو سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بھی بہت زیادہ ہے} آل عمران (118).

2-یورپ کے معیار میں فراڈ کا
انکشاف ہوتا ہے، ایک طرف تو وہ حریت رائے کی دلیل دیتے ہیں، ہر عقلمند شخص کو علم
ہے کہ یہ مزعوم حریت رائے دوسروں کی حرمت اور ان پر زیادتی کے وقت موقوف ہوجاتی
ہے، اس وقت کوئی حریت رائے نہیں، بلکہ دوسروی کی عزت ضروری ہے، اور وہ اپنے اس حریت
رائے کے دعوی میں بھی جھوٹے ثابت ہوئے ہیں.

ابھی چند برس قبل ہم نے دیکھا اور ہر
کسی کو یاد ہے کہ جب ایک حکومت نے اپنے ہاں موجود بت اور مجسمے توڑے تو کیا ہوا، ان
لوگوں نے پوری دنیا سر پر اٹھالی اور اسے بیٹھنے ہی نہیں دیا بلکہ اس حکومت کو ختم
کر کے دم لیا!!

تو پھر یہ مزعوم حریت رائے کہاں گئی
؟! تو انہوں نے اسے بھی حریت رائے میں شمار کیوں نہ کیا؟!

3-ہمارے اپنے وہ مسلمان افراد جو
یورپی بنتے پھرتے ہیں ان کا یہ دعوی بھی باطل ہوجاتا ہے کہ: تم غیر مسلموں کو کافر
مت کہو بلکہ کوئی اور کہو تا کہ ہمارے اور ان کے درمیان فتنہ کی آگ نہ بھڑک اٹھے.

سب کو علم ہونا چاہیے کہ کون ہے جو
دوسروں کو برا کہتا اور ناپسند کرتا ہے، اور اس کی عزت و ناموس کا پاس نہیں کرتا،
بلکہ جب بھی کوئی موقع ہاتھ آئے تو وہ اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہے.

4-ان کے اس دعوی کی بھی تکذیب ہوتی
ہے.جس کا انہوں نے پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹ رکھا ہے کہ: ترقی یافتہ بات چیت اور
مذاکرات جو دوسروں کے احترام اور کسی دوسرے پر زیادتی نہ کرنے پر قائم ہے!! تو وہ
کونسی بات چیت اور کونسے مذاکرات چاہتے ہیں؟ اور کونسے احترام کا گمان کرتے ہیں؟

وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم مسلمان ان کی
ادب و احترام کریں، اور ان کی تعظیم بجالائیں، بلکہ ان کے سامنے جھکیں، اور سجدہ
کریں، لیکن اس کے مقابلہ میں وہ کفار ہمارا اور زیادہ مذاق اڑائینگے، اور ہماری اور
زیادہ توہین کریں، اور ہم پر ظلم و ستم ہی کرینگے!!!

5–مسلمانوں کے دل میں ایمانی شرارہ
کا احیاء، ہم نے اس کا ردعمل دیکھا جو مسلمانوں کے دل میں ایمان راسخ ہونے کی دلیل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت کی انتہاء ہے، حتی کہ ایسے لوگ جو دین طور پر پتلے ہیں اور ان میں کوتاہیاں بھی پائی جاتی ہیں وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے اور توہین رسالت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، بلکہ وہ سب سے آگے تھے.

6–مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا
ہوا ہے.

ہم نے دیکھا کہ مسلمان آپس
میں متحد ہوئے، اور وہ اسی ایک موقف پر قائم ہوئے چاہے ان کے ملک اور زبانیں مختلف تھیں.

7–اسلام کے خلاف یورپ کا اتحاد.

جیسے ہی اس ملک نے مدد طلب کی تو یہ
سب کفار ممالک متحد ہو کر اس کے ساتھ مل کھڑے ہوئے، اور مجرموں نے ایک دوسرے کو اپنے اخبارات و میگزین میں یہ خاکے شائع کرنے کا کہا، تا کہ مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ یہ کفار سب ایک ہی جوہڑ کے مینڈک ہیں، اور ہم مسلمان لوگ ان سب کا مقابلہ نہیں کر سکتے.

8– بعض مسلمانوں کی جانب سے ان
کفار کو اسلام کی دعوت دینے کی حرص رکھنا، اور اس دین حنیف کی حقیقی اور روشن صورت بیان کرنا.

ہم نے دیکھا کہ مسلمان ان کی زبان
میں اسلامی کتابیں طبع کرانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں، تا کہ ان کفار کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے تو ہو سکتا ہے یہ لوگ بصیرت اختیار کرتے ہوئے حق دیکھنے لگیں.

9– توہین کرنے والوں کی اشیاء کا جو
مسلمانوں نے بائیکاٹ کیا تھا اس کی تیزی اور نتیجہ :

ان ملک کی حکومت نہ تو رسمی یا سیاسی
احتجاج سے ہلی چاہے یہ احتجاج کتنے بھی بڑے پیمانے پر ہوتا، لیکن اس بائیکاٹ کا
نتیجہ یہ نکلا کہ ابھی بائیکاٹ کو چند روز ہی ہوئے تھے اس اخبار کے اڈیٹر نے معذرت
کرنا شروع کردی، اور اپنی کلام کا اسلوب تک بدل لیا، اور مسلمانوں کے ساتھ اس کا
رویہ کچھ نہ کچھ نرم ہوگیا.

تو اس طرح مسلمانوں کے پاس ایک نیا
ہتھیار اور اسلحہ لگا جس کے استعمال سے وہ اپنے دشمن پر اثرانداز ہوسکتے ہیں، اور
انہیں اس طرح معاشی واقتصادی نقصان پہنچا سکتے ہیں.

10- یورپ کو واضح پیغام دینا کہ
ہم مسلمان کبھی بھی راضی نہیں کہ ہمارے دین کو چھیڑا جائے، یا پھر اس کے خلاف بات
کی جائے اور توہین کا مرتکب ہوا جائے، یا ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
توہین کی جائے اور ان کے خلاف زبان کھولی جائے، ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر فدا ہیں، یہیں نہیں کہ ہم ہی بلکہ ہمارے ماں باپ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم پر قربان ہیں.

کیونکہ میرے والدین اور میری عزت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر فداء وقربان ہیں.

سوم :

اس میں ہمارا کیا دور اور عمل ہونا
چاہیے :

1- ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ حسب
استطاعت جتنی بھی طاقت رکھتا ہے اور جس طرح بھی طاقت رکھتا ہے وہ اس برائی کے خلاف
اٹھ کھڑا ہو، چاہے وہ ان کی حکومت اور وزارت خارجہ اور ان کے اخبارات اور میگزین کو
خط لکھ کر یا پھر کوئی کالم وغیرہ لکھ کر بھیجے یا پھر ٹیلی فون کرے.

2- ان لوگوں سے واضح اور حقیقی اور
سچی معذرت کرنے کا مطالبہ کیا جائے، نہ کہ دھوکہ وفراڈ پر مشتمل اور جرم سے بری
ہونا جسے وہ معذرت کا نام دیتے پھرتے ہیں، ہم ان کفار سے مسلمانوں کی توہین واہانت

کے لیے معذرت نہیں چاہتے، بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں وہ اپنی اس غلطی کا اقرار کریں اور
اس غلطی کی معذرت کریں.

3–ان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان
مجرموں کو ان کے جرم کی سزا دیں.

4–ان سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ
ان کی حکومتیں اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی کرنا ترک کر دیں.

5–اسلام کی دعوت پر مبنی کتب کا ان
کفار کی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کی جائیں، اور وہ کتابیں جن میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلام کا تعارف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
تعارف ہے بھی ترجمہ کرا کر شائع کی جائیں.

6–ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے پروگرام نشر کیے جائیں اور اس کے لیے اگر
اجرت بھی دینا پڑے تو گریز نہ کیا جائے، اور ان پروگراموں میں خاص کر ان لوگوں کو
دعوت دی جائے جو علمی رسوخ رکھتے ہوں، اور یورپیوں کو عقلی طور پر مطمئن کر سکتے
ہوں، الحمد للہ اسے افراد بہت ہیں.

7–اخبارات اور میگزین اور مجلات
اور ویب سائٹس پر مختلف زبانوں میں علمی طور پر قوی مضامین لکھے جائیں.

8–اور اگر ان ملکوں کی اشیاء کے
بائیکاٹ میں اثر ہو اور واقعتاً اس میں اثر موجود ہے تو پھر ہم ان کی اشیاء کا
بائیکاٹ کیوں نہ کریں، بلکہ ہمیں اس کے مقابلے میں دوسری کمپنیوں کی اشیاء تلاش
کرنی چاہیے جو مسلمانوں کی ملکیت ہوں ؟

9–دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلاف اس حملہ کو روکنے کے لیے پورا زور صرف کیا جائے، اور اسلام اچھائیاں
بیان کی جائیں، اور بتایا جائے کہ اسلام صریح عقل کے موافق ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ
مجرموں کے شبہات کا رد بھی کیا جائے.

10–سنت نبویہ کا التزام کیا جائے،
اور ہر معاملہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلا جائے، اور اس پر
صبر کیا جائے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**.{اور اگر تم صبر کرو گے اور تقوی
اختیار کرو گے تو تمہیں ان کی چالیں اور مکر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں}**.آل عمران
.(120)

11–ان کفار کو دعوت دین کی حرص
رکھیں.

اگرچہ ہم انہیں غیض و غضب اور
ناراضگی کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، لیکن ہمیں ان کو شفقت کی نظر سے بھی دیکھنا چاہیے
کہ کہیں وہ اس کفر کی حالت میں ہی نہ مر جائیں، اور جہنم میں داخل نہ ہو جائیں ہمیں
چاہیے کہ ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں، اور ان پر رحم اور شفقت کرتے ہوئے انہیں
کامیابی و نجاب کی طرف بلائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ
اپنے دین کو سر بلند فرمائے، اور اپنے دوستوں کی مدد و نصرت فرمائے، اور اپنے دشمنوں
کو ذلیل و رسوا کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے معاملہ پر
غالب ہے، لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ تعالی اعلم.